فتوی نمبر:AE028
تاریخ:29 ستمبر 2019

بسم اللہ نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

دار الافتاء فیضان شریعت

الکریم گارڈن مارکیٹ، فیز1، نزد مناواں پولیس ٹریننگ سنٹر بالمقابل سوتر مل اسٹاپ لاہور، پاکستان
Gmail:azharmadani85@gmail.comContact: +923214061265

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ قرآن پاک میں کل سجدے کتنے ہیں چودہ[14] یا پندرہ[15]؟ مرزا انجینئر نامی شخص کہتا ہے کہ 15 سجدے ہیں، فقہ حنفی نے 14 بنا کر ایک سجدے کو بلاوجہ ختم کیا جس پر ان کے پاس حدیث سے کوئی دلیل نہیں، جب کہ قرآن وحدیث میں 15 سجدوں کا حکم آیا ہے۔ نیز ایک شخص کہتا ہے یہ سجدے واجب نہیں بلکہ سنت ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ اس مسئلہ کو حدیث کی رو سے مدلل کر کے جواب دیں۔

سائل: محمد علی (یوکے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قرآن پاک میں کل چودہ سجدے ہیں اور مصحف عثمانی میں چودہ ہی سجدے لکھے ہوئے ہیں۔ شخص مذکور کا یہ کہنا کہ فقہ حنفی میں چودہ سجدے ہونے پر حدیث سے کوئی دلیل نہیں ہے، غلط ہے، کیوں کہ چودہ سجدے ہونا احادیث طیبہ اور آثار صحابہ وتابعین سے ثابت ہے۔ چنانچہ سنن ابن ماجہ میں ہے" عن أبي الدرداء، قال: "سجدت مع النبي صلى الله عليه وسلم إحدى عشرة سجدة، ليس فيها من المفصل شيء: الأعراف، والرعد، والنحل، وبني إسرائيل، ومريم، والحج، وسجدة الفرقان، وسليمان سورة النمل، والسجدة، وفي ص، وسجدة الحواميم "" ترجمہ: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیارہ سجدے کئے جن میں سے کوئی بھی مفصل سورتوں میں نہیں ہے۔(وہ گیارہ سجود ان سورتوں میں ہیں) سورہ اعراف، سورہ رعد، سورہ نحل، سورہ بنی اسرائیل، سورہ مریم، سورہ حج، سورہ فرقان، سورہ نمل، سورہ السجدہ، سورہ ص اور ایک سجدہ حم میں۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الصلوٰۃ، ابواب اقامۃ الصلوات، عدد سجود القرآن، صفحہ 170، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی)

مبسوط سرخسی میں ہے" عدد سجود القرآن وهي أربع عشرة سجدة عندنا وكان ابن عباس - رضي الله تعالى عنه - يقول: عدد سجود القرآن إحدى عشرة سجدة وليس في المفصل عنده سجدة وكان يعد الأعراف والرعد والنحل وبني إسرائيل ومريم والحج الأولى منها والفرقان والنمل والم تنزيل وص وحم السجدة قال سعيد بن جبير: وسألت ابن عمر - رضي الله عنهم - فعدهن كما عدهن ابن عباس - رضي الله تعالى عنه - إحدى عشرة سجدة وقال: ليس في المفصل شيء منها وهكذا ذكر الكرخي - رضي الله عنه" ترجمہ: سجود قرآن کی تعداد ہمارے نزدیک گیارہ ہیں۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ سجود قرآن گیارہ ہیں اور ان

کے نزدیک مفصل میں کوئی سجدہ نہیں ہے اوروہ سورہ اعراف، رعد، نحل، بنی اسرائیل، مریم، حج کے پہلے سجدہ، فرقان، نمل، الم تنزیل، ص، حم السجدہ کو شمار کرتے تھے (کہ ان میں سجدے ہیں)۔ حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہم سے پوچھا تو انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرح گیارہ سجدے شمار کئے اور کہا کہ مفصل میں کوئی سجدہ نہیں ہے۔ امام کرخی رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ (مبسوط سرخسی، باب السجدۃ، جلد2، صفحہ 6، دار المعرفۃ، بیروت)

ان دونوں روایتوں سے گیارہ سجدے ثابت ہوئے، ان میں اگرچہ یہ مذکور ہے کہ مفصل یعنی سورہ نجم، سورہ انشقاق اور سورہ علق میں سجدے نہیں ہیں لیکن دیگر احادیث و آثار سے ان سورتوں میں سجدے ہونا ثابت ہے، چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بخاری کے الفاظ یہ ہیں " عن عبد الله رضي الله عنه، قال: "قرأ النبي صلى الله عليه وسلم النجم بمكة فسجد فيها وسجد من معه غير شيخ أخذ كفا من حصى - أو تراب - فرفعه إلى جبهته، وقال: يكفيني هذا "، فرأيته بعد ذلك قتل كافرا" ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے میں سورہ نجم پڑھی اور اس میں سجدہ کیا اور حضور کے ساتھ جتنے لوگ تھے سب نے سجدہ کیا علاوہ ایک بڈھے کے جس نے ایک مٹھی کنکری یا دھول لی اور اسے اپنی پیشانی تک اٹھایا اور کہا یہ مجھے کافی ہے اس کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ کافر رہنے کی حالت میں قتل کیا گیا۔

(صحیح البخاری، باب ماجاء فی سجود القرآن وسنتھا، جلد1، صفحہ 146، مجلس برکات، مبارک پور)

شرح معانی الآثار میں ہے "عن عبد الرحمن بن أبي ليلى، قال: صلى بنا عمر بن الخطاب رضي الله عنه الفجر بمكة، فقرأ في الركعة الثانية ب النجم، ثم سجد، ثم قام فقرأ: إذا زلزلت" حضرت عبد الرحمٰن بن ابو لیلی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مکے میں ہمیں فجر کی نماز پڑھائی تو آپ نے دوسری رکعت میں سورہ نجم پڑھ کر سجدہ کیا پھر کھڑے ہو کر اذا زلزلت الارض پڑھی۔

(شرح معانی الآثار، کتاب الصلوٰۃ، باب المفصل ھل فیہ سجود ام لا، جلد1، صفحہ 209، مطبوعہ مختار اینڈ کمپنی)

صحیح البخاری میں ہے "عن أبي سلمة، قال: رأيت أبا هريرة رضي الله عنه، قرأ: إذا السماء انشقت، فسجد بها، فقلت: يا أبا هريرة ألم أرك تسجد؟ قال: لو لم أر النبي صلى الله عليه وسلم يسجد لم أسجد" ترجمہ: ابو سلمہ نے کہا میں نے حضرت ابو ہریرہ کو دیکھا کہ انھوں نے سورہ اذا السماء انشقت پڑھی تو اس میں سجدہ کیا، میں نے عرض کیا اے ابو ہریرہ کیا میں نے آپ کو سجدہ کرتے نہیں دیکھا، تو فرمایا اگر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے نہ دیکھا ہوتا تو سجدہ نہیں کرتا۔

(صحیح البخاری، باب سجدۃ اذا السمآء انشقت، جلد1، صفحہ 146، مجلس برکات، مبارک پور)

سنن ترمذی و ابن ماجہ میں ہے "عن أبي هريرة، قال: سجدنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في اقرأ باسم ربک، وإذا السماء انشقت" ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اقرأ باسم ربک اور إذا السماء انشقت میں سجدہ کیا۔

(جامع ترمذی، باب فی السجدۃ فی اذا السمآء انشقت وإقرأ باسم ربک الذی خلق، جلد1، صفحہ 127، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

(سنن ابن ماجہ، کتاب الصلوٰۃ، ابواب اقامۃ الصلوات، عدد سجود القرآن، صفحہ 170، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی)

شرح معانی الآثار میں ہے "عن بكير، أن نافعا، حدثه: أنه رأى ابن عمر رضي الله عنهما يسجد في إذا السماء انشقت واقرأ باسم ربك في غير صلاة" ترجمہ: بکیر بیان کرتے ہیں کہ نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز کے علاوہ اذا السماء انشقت اور اِقرأ باسم ربک میں سجدہ کرتے دیکھا۔ (شرح معانی الآثار، کتاب الصلوٰۃ، باب المفصل ھل فیہ سجود ام لا، جلد1، صفحہ 209، مطبوعہ مختار اینڈ کمپنی)

اور جن روایتوں میں یہ آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے میں مفصل یعنی سورہ نجم، سورہ انشقاق اور سورہ علق میں سجدہ تلاوت کی ہے اور ہجرت کے بعد نہیں تو وہ درست نہیں ہیں کیوں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مدینے میں اسلام لائے اور وہ فرمارہے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اقرأ باسم ربک اور اذا السماء انشقت میں سجدہ کیا۔ تو پھر یہ کہنا کیسے درست ہو گا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد مفصل میں سجدہ نہیں کیا۔ نیز حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے بھی مفصل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدہ کرنے کی روایت موجود ہے۔ حضرت امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں "فهذا أبو هريرة رضي الله عنه قد تواترت عنه الروايات أنه سجد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم أيضا في إذا السماء انشقت. وإسلامه إنما كان بالمدينة, فكيف يجوز أن يقال: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ما هاجر لم يسجد في المفصل؟ وقد روي عن عمرو بن العاص, عن النبي صلى الله عليه وسلم في سجود المفصل أيضا" عبارت کا مفہوم اوپر مذکور ہوا۔

(شرح معانی الآثار، کتاب الصلوٰۃ، باب المفصل ھل فیہ سجود ام لا، جلد1، صفحہ 210، مطبوعہ مختار اینڈ کمپنی)

نیز آپ فرماتے ہیں "وذلك أنا رأينا السجود المتفق عليه, هو عشر سجدات. منهن في الأعراف وموضع السجود فيها منها قوله: {إن الذين عند ربك لا يستكبرون عن عبادته ويسبحونه وله يسجدون} [الأعراف: 206], ومنهن الرعد وموضع السجود عند قوله عز وجل: {ولله يسجد من في السموات والأرض طوعا وكرها وظلالهم بالغدو والآصال}, ومنهن النحل وموضع السجود منها عند قوله تعالى {ولله يسجد ما في السموات وما في الأرض من دابة} إلى قوله {يؤمرون} [النحل: 50] ومنهن في سورة بني إسرائيل وموضع السجود منها عند قوله تعالى: {يخرون للأذقان سجدا} [الإسراء: 107] إلى قوله {خشوعا} [الإسراء: 109], ومنهن سورة مريم وموضع السجود منها عند قوله: {إذا تتلى عليهم آيات الرحمن خروا سجدا وبكيا} [مريم: 58] ومنهن سورة الحج فيها سجدة في أولها عند قوله: {ألم تر أن الله يسجد له من في السموات ومن في الأرض} إلى آخر الآية. ومنهن سورة الفرقان وموضع السجود منها عند قوله: {وإذا قيل لهم اسجدوا للرحمن} [الفرقان: 60] إلى آخر الآية. ومنهن سورة النمل فيها سجدة عند قوله تعالى: {ألا يسجدوا لله الذي يخرج الخبء} [النمل: 25] إلى آخر الآية. ومنهن الم تنزيل السجدة فيها سجدة عند قوله تعالى: {إنما يؤمن بآياتنا الذين} [السجدة: 15] إلى آخر الآية. ومنهن حم تنزيل من الرحمن الرحيم وموضع السجود منها, فيه اختلاف, فقال بعضهم: موضعه {تعبدون} [فصلت: 37] وقال بعضهم: موضعه {فإن استكبروا فالذين عند ربك يسبحون له بالليل والنهار وهم لا يسأمون} [فصلت: 38], وكان أبو حنيفة, وأبو يوسف, ومحمد رحمهم الله تعالى: يذهبون إلى

هذا المذهب الأخير. "یعنی دس سجدے متفق علیہ ہیں، (ان کی تفصیل درج ذیل ہے)

(1) سورہ اعراف میں، سجدے کی جگہ: {إن الذين عند ربک لا يستكبرون عن عبادته ويسبحونه وله يسجدون} [الأعراف:206]۔

(2) سورہ رعد میں {ولله يسجد من في السموات والأرض طوعا وكرها وظلالهم بالغدو والآصال}،

(3) سورہ نحل میں {ولله يسجد ما في السموات وما في الأرض من دابة}

(4) سورہ بنی اسرائیل: {يخرون للأذقان سجدا} [الإسراء:107]،

(5) سورہ مریم {إذا تتلى عليهم آيات الرحمن خروا سجدا وبكيا} [مريم:58]

(6) سورہ حج کا پہلا سجدہ {ألم تر أن الله يسجد له من في السموات ومن في الأرض}

(7) سورہ فرقان: {وإذا قيل لهم اسجدوا للرحمن} [الفرقان:60]

(8) سورہ نمل {ألا يسجدوا الله الذي يخرج الخبء} [النمل:25] إلى آخر الآية

(9) الم تنزیل السجدۃ: {إنما يؤمن بآياتنا الذين} [السجدة:15] إلى آخر الآية

(10) حم تنزیل من الرحمٰن الرحیم میں بعض لوگوں نے {تعبدون} [فصلت:37] اور بعض نے {فإن استكبروا فالذين عند ربک يسبحون له بالليل والنهار وهم لا يسأمون} [فصلت:38] ،امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک {فإن استكبروا فالذين عند ربک يسبحون له بالليل والنهار وهم لا يسأمون} [فصلت:38] پر سجدہ ہے۔

(شرح معانی الآثار، کتاب الصلوٰۃ، باب المفصل هل فيه سجود ام لا، جلد 1، صفحہ 210، مطبوعہ مختار اینڈ کمپنی)

دس مقامات سجدہ مذکور ہوئے، رہے باقی چار سجدے تو مفصل کی سورتوں کے تین سجدے کے دلائل اوپر بیان کر دیئے گئے ہیں اور سورہ ص میں سجدہ کے متعلق شارح بخاری حضرت مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں کہ "نسائی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ص میں سجدہ کرتے دیکھا ہے، فرمایا داؤد نے توبہ کے لئے سجدہ کیا تھا اور ہم شکر کے لئے کرتے ہیں۔ نیز ابو داؤد میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر سورہ ص پڑھا اور منبر سے اتر کر سجدہ فرمایا۔ طبرانی نے اوسط میں اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ص میں سجدہ کیا۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے فرمایا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ص میں سجدہ کیا، نیز حضرت عمر حضرت عثمان حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس میں سجدہ کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سورہ ص میں سجدہ ہے۔"

(نزہۃ القاری، ابواب سجود القرآن، جلد 3، صفحہ 445، دائرۃ البرکات، گھوسی، ہند)

رہی وہ روایت جو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں قرآن میں پندرہ سجدہ

تلاوت سکھائے جن میں سے تین مفصل سورتوں میں ہیں اور سورہ حج میں دو سجدے ہیں۔روایت کے الفاظ یہ ہیں" عن عمرو بن العاص، «أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أقرأه خمس عشرة سجدة في القرآن، منها ثلاث في المفصل، وفي سورة الحج سجدتان"

(ابو داؤد شریف، کتاب الصلوٰۃ، باب تفریع ابواب السجود، صفحہ 199، میر محمد کتب خانہ، کراچی)

تو یہ حدیث ضعیف ہے جو قابل استدلال نہیں کیوں کہ اس میں ایک راوی عبد اللہ بن مُنَین ہے جس کے بارے میں امام ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ فتح القدیر میں فرماتے ہیں" وهو ضعيف. قال عبد الحق وابن منين لا يحتج به. قال ابن القطان: وذلك لجهالته فإنه لا يعرف له حال" ترجمہ: عبد اللہ بن منین ضعیف ہے، عبد الحق کہتے ہیں کہ ابن منین سے استدلال نہ کیا جائے۔ابن قطان کہتے ہیں کہ مجہول ہونے کے سبب اس کا حال معلوم نہیں ہے۔ (فتح القدیر، کتاب الصلوٰۃ، باب سجود التلاوۃ، جلد2، صفحہ 13، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ والی روایت میں جو بیان ہوا کہ سورہ حج میں دو سجدے ہیں تو ان میں دوسرا سجدہ تلاوت کا نہیں ہے بلکہ نماز کا سجدہ ہے کہ وہاں سجدے سے پہلے رکوع کا ذکر ہے اور قرآن کریم میں جب رکوع کے ساتھ سجدے کا ذکر ہو تو نماز کا سجدہ مراد ہوتا ہے چنانچہ شارح بخاری حضرت مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں" ہمارے یہاں سورہ حج میں اٹھارہویں آیت پر سجدہ ہے یعنی الم تر ان اللہ یسجدلہ۔اور ستہترویں یعنی یایھاالذین آمنوا ارکعوا واسجدوا۔اس میں رکوع کے ذکر نے یہ متعین کر دیا کہ اس سجدے سے نماز کا سجدہ مراد ہے جیسے رکوع سے بالاتفاق نماز کا رکوع مراد ہے ورنہ لازم آئے گا کہ اس آیت پر رکوع بھی کریں، اور اسکے قائل نہ امام مالک ہیں نہ امام شافعی نہ کوئی اور امام۔"

(نزہۃ القاری، ابواب سجود القرآن، جلد3، صفحہ 444، دائرۃ البرکات، گھوسی، ہند)

نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے فرمان سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ سورہ حج کا دوسرا سجدہ تلاوت کا سجدہ نہیں ہے چنانچہ شرح معانی الآثار میں ہے"عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال فی سجود الحج الاول عزيمة والاخر تعليم فيقول ابن عباس هذا نأخذ" ترجمہ: حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا سورہ حج کے سجدوں میں پہلا عزیمت ہے اور دوسرا تعلیم کا ہے، آپ فرماتے ہیں ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

(شرح معانی الآثار، کتاب الصلوٰۃ، باب المفصل هل فيه سجود ام لا، جلد1، صفحہ 210، مطبوعہ مختار اینڈ کمپنی)

فقہ حنفی کی مشہور کتاب ہدایہ میں ہے سجود التلاوة في القرآن أربع عشرة سجدة في آخر الأعراف وفي الرعد والنحل وبني إسرائيل ومريم والأولى في الحج والفرقان والنمل وآلم تنزيل وص وحم السجدة والنجم وإذا السماء انشقت واقرأ" كذا كتب في مصحف عثمان رضي الله عنه وهو المعتمد والسجدة الثانية في الحج للصلاة عندنا وموضع السجدة في حم السجدة عند قوله: {لا يَسْأَمُونَ} [فصلت: 38] في قول عمر رضي الله عنه وهو المأخوذ للاحتياط" ترجمہ: قرآن میں سجدہ تلاوت چودہ ہیں، سورہ اعراف کے آخر میں اور سورہ رعد، نحل، بنی اسرائیل، مریم میں، اور حج کا پہلا سجدہ، اور سورہ فرقان، نمل، آلم تنزیل، ص، حم

السجدہ، نجم، اذاالسماء انشقت اور اِقرأ میں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مصحف میں اسی طرح لکھاہواہے اوریہی معتمد ہے۔ اور ہمارے نزدیک سورہ حج کادوسرا سجدہ نماز کا ہے۔ اور حم السجدہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق سجدے کی جگہ، اللہ تعالیٰ کافرمان {لَا یَسْأَمُوْنَ} ہے اوراسی پر عمل کرنے میں احتیاط ہے۔

(ہدایہ، کتاب الصلوٰۃ، باب فی سجدۃ التلاوۃ، جلد1، صفحہ 143، مجلس برکات، مبارک پور)

اور یہ سجدے تلاوت کرنے والے اور سننے والے دونوں پر واجب ہیں، صاحب ہدایہ امام برہان الدین مرغینانی علیہ الرحمہ نے اسے حدیث سے ثابت کیاہے" والسجدة واجبة في هذه المواضع على التالي والسامع سواء قصد سماع القرآن أو لم يقصد "لقوله عليه الصلاة والسلام" السجدة على من سمعها وعلى من تلاها" وهي كلمة إيجاب وهو غير مقيد بالقصد. ترجمہ: ان (آیاتِ سجدہ کی) جگہوں میں تلاوت کرنے والے اور سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہے خواہ قرآن سننے کا ارادہ کرے یانہ کرے کیوں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں 'سننے والے اور تلاوت کرنے والے دونوں پر سجدہ واجب ہے' اور علیٰ کلمہ ٔ ایجاب ہے اور یہ قصد سے مقید نہیں ہے۔

(ہدایہ، کتاب الصلوٰۃ، باب فی سجدۃ التلاوۃ، جلد1، صفحہ 143، مجلس برکات، مبارک پور)

حضرت مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ سجدہ تلاوت کے واجب ہونے پرصاحب ہدایہ کی نقل کردہ حدیث بیان کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں"اس پر یہ نقض کیاگیا کہ یہ حدیث غریب ہے ثابت نہیں۔ اقول ، فقیہ کا کسی حدیث سے استدلال اس کے لائق استدلال ہونے کی دلیل ہے، اگرچہ کتب مصنفہ میں وہ نہ ملے۔ بخاری میں ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایاالسجود علی من استمع۔ اور مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ارشاد مروی ہے السجدة على من سمعها جوسنے اس پر سجدہ ہے، رہ گیاتالی پروجوب یہ حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے ثابت ہے۔ علاوہ ازیں ہماری دلیل آیات سجود ہیں جن میں فاسجدوا۔ واسجد۔ صیغہ امر کے ساتھ حکم دیاگیاہے۔ اور بعض آیات میں سجدہ نہ کرنے والوں پر زجروتوبیخ بھی کی گئی ہے، امر میں اصل وجوب ہے خصوصاًجب ترک پر زجروتوبیخ ہو۔ اس کا مقتضیٰ تھاکہ سجدہ تلاوت فرض ہوتامگرچوں کہ اس میں اس کا بھی احتمال تھاکہ نماز کاسجدہ مراد ہو، اس احتمال کی وجہ سے سجدہ تلاوت کامراد ہونا قطعی نہ رہااس لئے فرض نہیں کیاگیا۔ اورچوں کہ ان آیات پر حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیااس سے اس کوترجیح حاصل ہوگئی کہ مراد سجدہ تلاوت ہے، مگریہ ثبوت خبراحاد سے ہے اس لئے وجوب کاحکم دیاگیاہے۔" (نزہۃ القاری، ابواب سجود القرآن، جلد3، صفحہ 444، دائرۃ البرکات، گھوسی، ہند)

والله تعالی اعلم و علمه جل مجده أتم و أحكم

كتبه: ابو بلال غلام ربانی المصباحی عفی عنہ

29محرم الحرام 1441، 29ستمبر 2019

الجواب صحیح

أبو أطهر محمد أظهر العطاري المدني عفى عنه الباري

دار الافتاء فیضانِ شریعت
المفتی
ابو اطہر محمد اظہر عطاری المدنی